| | |
|---|---|
| حُلُمٌ | ج اَحْلَامٌ۔ خواب۔﴿ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴾ (12/یوسف:44) ’’اور ہم خوابوں کی تعبیر جاننے والے نہیں ہیں۔‘‘ |
| حِلْمٌ | ج اَحْلَامٌ۔ تحمل، بردباری۔ عقل، شعور (کیونکہ بردباری عقل وشعور سے آتی ہے اور یہ لازم وملزوم ہیں۔﴿ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ ﴾ (52/الطور:32) ’’کیا مشورہ دیتے ہیں ان کو ان کے شعور اس کا۔‘‘ |
| حُلُمٌ | عقل وشعور کی پختگی۔ بلوغت۔﴿ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ ﴾ (24/النور:59) ’’اور جب پہنچیں بچے تم میں سے بلوغت کو۔‘‘ |
| حَلِيْمٌ | فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ تحمل والا۔ بردبار۔ آیت زیرِ مطالعہ۔ |

**ترکیب**

يُؤَاخِذُ باب مفاعلہ کا فعل مضارع ہے، كُمْ ضمیر مفعولی ہے اور اَللّٰهُ اس کا فاعل ہے۔ فاعل قُلُوْبُكُمْ غیر عاقل جمع مکسر ہے اس لیے فعل كَسَبَتْ واحد مؤنث آیا ہے۔

**ترجمہ**

| لَا يُؤَاخِذُ | كُمُ | اللّٰهُ | بِاللَّغْوِ | فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ |
|---|---|---|---|---|
| جواب طلبی نہیں کرے گا | تم لوگوں سے | اللہ | بے سوچی سمجھی بات پر | تمہاری قسموں میں |

| وَلٰكِنْ | يُّؤَاخِذُ | كُمْ | بِمَا | كَسَبَتْ | قُلُوْبُكُمْ |
|---|---|---|---|---|---|
| اور لیکن (البتہ) | وہ جواب طلبی کرے گا | تم سے | اس پر جو | کمایا (قصد کیا) | تمہارے دلوں نے |

| وَاللّٰهُ | غَفُوْرٌ | حَلِيْمٌ |
|---|---|---|
| اور اللہ | بے انتہا بخشنے والا ہے | ہمیشہ تحمل کرنے والا ہے |

## آیت نمبر (226)

﴿ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾

**ء ل و**

| | | |
|---|---|---|
| (ن) | اَلْوًا | کسی کام میں کوتاہی کرنا۔﴿ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ﴾ (3/آل عمران:118) ’’وہ لوگ کوتاہی نہیں کریں گے تم لوگوں کو برباد کرنے میں۔‘‘ |
| (افعال) | اِيْلَاءً | کوتاہی کرنے کا عہد کرنا۔ کوئی کام نہ کرنے کی قسم کھانا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔ |
| (افتعال) | اِيْتِلَاءً | قسم کھانا۔ |
| | لَا يَاْتَلِ | فعل نہیں ہے۔ تو قسم مت کھا۔﴿ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى ﴾ (24/النور:22) ’’اور قسم نہ کھائیں فضل والے تم میں سے اور وسعت والے کہ وہ (نہ) دیں قرابت والوں کو۔‘‘ |

| ر ب ص |
|---|

4431

| | | |
|---|---|---|
| (ن) | رَبْصًا | کسی موقع کی تاک میں رہنا۔ |
| (تفعّل) | تَرَبُّصًا | انتظار کرنا۔﴿ وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ط ﴾ (9/التوبہ: 98) ''اور وہ انتظار کرتا ہے تمہارے لیے گردش زمانہ کا۔'' |
| | تَرَبَّصْ | فعل امر ہے۔تو انتظار کر۔﴿ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ ﴾(23/المؤمنون:25)''پس تم لوگ انتظار کرو اس کے لیے کچھ عرصہ تک۔'' |
| | مُتَرَبِّصٌ | اسم الفاعل ہے۔انتظار کرنے والا۔﴿ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾ ﴾ (9/التوبہ:52) ''تو تم لوگ انتظار کرو۔بیشک ہم تمہارے ساتھ انتظار کرنے والے ہیں۔'' |

| ف ی ء |
|---|

| | | |
|---|---|---|
| (ض) | فَيْئًا | واپس ہونا۔لوٹنا۔﴿ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ج ﴾ (49/الحجرات:9)''یہاں تک کہ وہ لوٹے اللہ کے حکم کی طرف۔'' |
| (افعال) | اِفَاءَةً | واپس کرنا۔لوٹانا۔(زیادہ تر ایسے مالِ غنیمت کے لیے آتا ہے جو بلا مشقت حاصل ہو)۔﴿ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ ﴾(59/الحشر:6)''اور جو لوٹایا اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر ان سے۔'' |
| (تفعّل) | تَفَيُّؤًا | رُخ تبدیل کرنا۔پلٹا کھانا۔﴿ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ ﴾(16/النحل:48)''تو کیا انہوں نے دیکھا نہیں اس کی طرف جو پیدا کیا اللہ نے کسی چیز سے اُلٹتے ہیں ان کے سائے۔'' |

**ترکیب**

تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ مبتداء مؤخر ہے۔اس کی خبر محذوف ہے جو ثَابِتٌ ہو سکتی ہے، جبکہ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ قائم مقام خبر مقدم ہے۔فَاِنْ شرطیہ ہے، فَاءُوْ شرط ہے اور آگے جواب شرط ہے۔

**ترجمہ**

| لِلَّذِيْنَ | يُؤْلُوْنَ | مِنْ نِّسَآئِهِمْ | تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ج |
|---|---|---|---|
| ان لوگوں کے لیے جو | قسم کھاتے ہیں (قطع تعلق کی) | اپنی عورتوں سے | چار مہینے کا انتظار کرنا ہے |

| فَاِنْ | فَآءُوْ | فَاِنَّ اللّٰهَ | غَفُوْرٌ | رَّحِيْمٌ |
|---|---|---|---|---|
| پھر اگر | وہ لوٹ آئیں | تو یقیناً اللہ | بے انتہا بخشنے والا ہے | ہمیشہ رحم کرنے والا ہے |

## آیت نمبر (227)

## ﴿ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾ ﴾

| ع ز م |
|---|

| | | |
|---|---|---|
| (ض) | عَزْمًا | پختہ ارادہ کرنا۔﴿ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط ﴾(3/آل عمران:159)''پھر جب آپؐ پختہ ارادہ کرلیں تو بھروسہ کریں اللہ پر۔'' |
| | عَزْمٌ | اسم ذات ہے۔پختہ ارادہ۔ثابت قدمی۔﴿ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ ﴾(3/آل عمران:186) ''تو یقیناً یہ ثابت قدمی کے کاموں میں سے ہے۔'' |

431

| ط ل ق |
|---|

(ض) طَلْقًا: کسی کا بندھن کھولنا۔

طَلَاقٌ: اسم فعل ہے۔ نکاح کا بندھن کھولنا۔ طلاق دینا۔ آیت زیر مطالعہ۔

(تفعیل) تَطْلِیْقًا: کسی کو آزاد کر کے جدا کرنا۔ طلاق دینا۔ ﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ﴾ (2/البقرہ:230) ''پھر اگر وہ طلاق دے اس کو تو وہ حلال نہیں ہوتی اس کے لیے اس کے بعد۔''

طَلِّقْ: فعل امر ہے۔ تو طلاق دے۔ ﴿اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ (65/الطلاق:1) ''جب تم لوگ طلاق دو عورتوں کو تو طلاق دو ان کو ان کی عدت میں۔''

مُطَلَّقَةٌ: اسم المفعول ہے۔ طلاق دی ہوئی۔ ﴿وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ﴾ (2/البقرہ:241) ''اور طلاق دی ہوئی عورتوں کے لیے کچھ سامان ہے دستور کے مطابق۔''

(انفعال) اِنْطِلَاقًا: کسی بندھن سے آزاد ہونا۔ چل پڑنا۔ ﴿فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴾ (68/القلم:23) ''پھر وہ چلے اور ایک دوسرے سے چپکے چپکے کہتے تھے۔'' ﴿وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِیْ﴾ (26/الشعراء:13) ''اور نہیں چلتی میری زبان۔''

اِنْطَلِقْ: فعل امر ہے۔ تو چل۔ ﴿اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۚ﴾ (77/المرسلت:29) ''تم لوگ چلو اس کی طرف جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔''

ترجمہ

| وَاِنْ | عَزَمُوا | الطَّلَاقَ | فَاِنَّ اللّٰهَ | سَمِيْعٌ | عَلِيْمٌ |
|---|---|---|---|---|---|
| اور اگر | وہ لوگ پختہ ارادہ کریں | طلاق کا | تو یقیناً اللہ | سننے والا ہے | جاننے والا ہے |

نوٹ۔1: اگر کوئی شوہر اپنی بیوی سے قطع تعلق کا عہد کر لیتا ہے لیکن اسے طلاق بھی نہیں دیتا، تو ایسے شخص کو اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ وہ چار مہینے کے اندر فیصلہ کرے۔ یا تو تعلقات بحال کرے یا پھر طلاق دے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی اللہ کے حکم پر عمل نہیں کرتا اور اپنی روش پر قائم رہتا ہے، تو پھر کیا ہوگا۔ اس ضمن میں آراء مختلف ہیں۔ مفتی محمد شفیع کی رائے ہے کہ ایسی صورت میں چار ماہ بعد طلاق خود بخود ہو جائے گی البتہ دونوں اگر رضامندی سے دوبارہ نکاح کر لیں تو درست ہے۔'' (معارف القرآن)

## آیت نمبر (228)

﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۧ﴾

| ب ع ل |
|---|

(ن) بَعَالَةً: شوہر ہونا۔ شوہر بننا۔

بَعْلٌ: ج بُعُوْلَةٌ۔ اسم ذات ہے۔ شوہر۔ خاوند۔ ﴿وَهٰذَا بَعْلِیْ شَيْخًا ؕ﴾ (11/ھود:72) ''اور یہ میرے بوڑھے شوہر ہیں۔'' جمع کے لیے آیت زیر مطالعہ دیکھیں۔

431

| | |
|---|---|
| بَعْلٌ | شام کے ایک قدیم شہر بَعْلَبَکّ کے ایک بُت کا نام۔ ﴿اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ﴾ (37/الصّٰفّٰت:125) ''کیا تم لوگ پکارتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو بہترین خالق کو۔'' |

**د ر ج**

| | | |
|---|---|---|
| (ن) | دُرُوْجًا | سیڑھیاں چڑھنا۔ آہستہ آہستہ چلنا۔ |
| | دَرَجَةٌ | سیڑھی کا ایک زینہ۔ بلندی۔ رتبہ۔ ﴿مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ط﴾ (2/البقرہ:253) ''ان میں وہ بھی ہے جس سے کلام کیا اللہ نے اور بلند کیا ان کے بعض کو درجوں کے لحاظ سے۔'' |
| (استفعال) | اِسْتِدْرَاجًا | آہستہ آہستہ چلانا۔ لے جانا۔ ﴿سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (68/القلم:44) ''ہم آہستہ آہستہ لے جائیں گے ان کو جہاں سے وہ نہیں جانتے۔'' |

**ترکیب**

اَلْمُطَلَّقٰتُ مبتداء ہے۔ يَتَرَبَّصْنَ سے قُرُوْءٍ تک پورا جملہ اس کی خبر ہے۔ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ ظرف ہے اس لیے ثَلٰثَةَ منصوب ہے۔ اَنْ يَّكْتُمْنَ سے فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ تک پورا جملہ لَا يَحِلُّ کا فاعل ہے اور یہ جواب شرط ہے اگلے شرطیہ جملے کی۔ يَكْتُمْنَ اور خَلَقَ دونوں کا مفعول مَا ہے۔ بُعُوْلَتُهُنَّ مبتداء ہے اور اَحَقُّ اس کی خبر ہے۔ ذٰلِكَ کا اشارہ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ کی طرف ہے۔ دَرَجَةٌ مبتداء مؤخر نکرہ ہے، اس کی خبر محذوف ہے اور لِلرِّجَالِ قائم مقام خبر مقدم ہے جبکہ عَلَيْهِنَّ متعلق خبر ہے۔

**ترجمہ**

| وَالْمُطَلَّقٰتُ | يَتَرَبَّصْنَ | بِاَنْفُسِهِنَّ | ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ط | وَلَا يَحِلُّ |
|---|---|---|---|---|
| اور طلاق شدہ خواتین | انتظار کریں گی | اپنے نفس کے ساتھ | تین مدتیں | اور حلال نہیں ہوتا |

| لَهُنَّ | اَنْ يَّكْتُمْنَ | مَا | خَلَقَ | اللّٰهُ | فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ | اِنْ كُنَّ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ان کے لیے | کہ وہ چھپائیں | اس کو جس کو | پیدا کیا | اللہ نے | ان کے رحموں میں | اگر وہ |

| يُؤْمِنَّ | بِاللّٰهِ | وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط | وَبُعُوْلَتُهُنَّ | اَحَقُّ |
|---|---|---|---|---|
| ایمان رکھتی ہیں | اللہ پر | اور آخری دن (یعنی آخرت پر) | اور ان کے شوہر | زیادہ حقدار ہیں |

| بِرَدِّهِنَّ | فِيْ ذٰلِكَ | اِنْ اَرَادُوْٓا | اِصْلَاحًا ط | وَلَهُنَّ |
|---|---|---|---|---|
| ان کو لوٹانے کے | اس میں | اگر وہ لوگ ارادہ کریں | اصلاح کرنے کا | اور ان کے لیے ہے |

| مِثْلُ الَّذِيْ | عَلَيْهِنَّ | بِالْمَعْرُوْفِ ص | وَلِلرِّجَالِ | عَلَيْهِنَّ | دَرَجَةٌ ط |
|---|---|---|---|---|---|
| اس کے جیسا جو | ان پر ہے | بھلائی سے | اور مردوں کے لیے ہے | ان پر | ایک درجہ |

| وَاللّٰهُ | عَزِيْزٌ | حَكِيْمٌ ع |
|---|---|---|
| اور اللہ | بالادست ہے | حکمت والا ہے |

**نوٹ۔1**

شوہر اور بیوی کے تعلقات پر بات ہو رہی ہے اس پس منظر میں لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ص کے دو مفہوم

ہیں اور یہاں دونوں ہی رماد ہیں۔اوّلاً یہ کہ جس طرح شوہر کی ساتھ بلاسلوک کرنا بیوی پر فرض ہے،اسی طرح اس کا یہ حق بھی ہے کہ شوہر اس کے ساتھ بھلا سلوک کرے۔ثانیاً یہ کہ جس طرح بیوی کے کچھ فرائض ہیں،اسی طرح اس کے چکھ حقوق بھی ہیں۔شوہر و بیوی کی ح قوق وفرائض کا تعین وقت کے تہذیبی اور تمدنی دستوار اور رواج کے مطابق ہوگا،بشرطیکہ کوئی دستور اسلامی تعلیمات کے خلاف نہ ہو۔کیونکہ جب کوئی دستور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہوتا ہے تو وہ نیکی اور بھلائی کے درجے سے گر جاتا ہے اور وہی دراصل فساد کا سبب بنتا ہے۔

نوٹ۔2

وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ کا مطلب یہ ہے کہ شوہر اور بیوی کے ایک دوسرے پر حقوق وفرائض تو ہیں لیکن اس کی وجہ سے کوئی اس خبط میں مبتلا نہ ہو کہ دونوں بالکل مساوی ہیں۔کیونکہ دونوں کے حقوق وفرائض ہونے کے باوجود شوہر کو بیوی پر ایک درجہ برتری حاصل ہی ور یہ برتری اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔اس کے اتنے واضح فرمان کے باوجود عورت ومرد کی مساوات کا نعرہ لگانا جہالت ہے۔

عورت کرکٹ کھیل لے، باکسنگ کرلے، ہوئی جہاز اُڑا لے، خلائی سفر سے ہو آئے، جو مرضی ہے کرلے لیکن جب بھی اسے کوئی کانٹا چبھے گا تو اس نے اُوئی اللہ کرنا ہی کرنا ہے۔یہ بات میں نے مذاق میں نہیں بلکہ مجبوراً کی ہے کہ شائد اس طرح ہی ان لوگوں کی آنکھ کھل جائے جنہوں نے ایسے حقائق سے آنکھ بند کی ہوئی ہے جو اندھے کو بھی نظر آتے ہیں۔عورت اور مرد کے جسم کی ظاہری ساخت کا فرق بہت نمایاں ہے لیکن ان کے اندرونی نظام میں بھی فرق ہے۔جسمانی اعضاء اور غدور (GLANDS) کی کارکردگی (FUNCTIONS) مختلف ہیں،ان کے اثرات بھی مختلف ہیں۔اس کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ عورت اور مرد کی نفسیات بھی مختلف ہے۔مساوات کا نعرہ لگانے والوں کو چاہیے کہ پہلے وہ ان فرقوں کو دور کریں پھر مساوات کا نعرہ لگائیں۔

نوٹ۔3

آیت کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کی صفات مین سے دو صفات،عزیز او حر حکیم ہم کو یاد دلائی گئی ہیں۔اللہ کے عزیز ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا اختیار مطلق ہے جس پر کسی قسم کی کوئی تحدید (LIMITATION) نہیں ہے۔وہ جو چاہے فیصلہ کرسکتا ہے اور جو چاہے حکم دے سکتا ہے۔حکیم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اور ہر حال میں حکمت والا ہے۔اس لیے اس کا ہر فیصلہ اور ہر حکم اس کی حکمت سے ہم آہنگ ہوتا ہے۔جو بھی مسلمان مرد یا عورت پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اللہ کے حر حکم وک اس یقین کے ساتھ قبول کرتا ہے کہ اسی میں ہم لوگوں کے لیے بھلائی ہے۔

451

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

## سورۃ البقرۃ

### (آیت نمبر229)

﴿ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمۡسَاکٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِیۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ؕ وَ لَا یَحِلُّ لَکُمۡ اَنۡ تَاۡخُذُوۡا مِمَّاۤ اٰتَیۡتُمُوۡہُنَّ شَیۡئًا اِلَّاۤ اَنۡ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰہِ ؕ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا یُقِیۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰہِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡہِمَا فِیۡمَا افۡتَدَتۡ بِہٖ ؕ تِلۡکَ حُدُوۡدُ اللّٰہِ فَلَا تَعۡتَدُوۡہَا ۚ وَ مَنۡ یَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۲۹﴾ ﴾

**م ر ر**

(س) مَرَارَةً: تلخ ہونا۔ کڑوا ہونا۔

اَمَرُّ: افعل التفضیل ہے۔ زیادہ کڑوا۔ انتہائی کڑوا۔ ﴿ وَالسَّاعَةُ اَدۡهٰى وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾ ﴾ (54/القمر:46) ''اور قیامت بڑی مصیبت اور انتہائی کڑوی ہے۔''

(ن) مَرًّا: (۱) رسی کو بٹنا۔ دیر پا بنانا۔ ہمیشگی دینا۔ (۲) کسی کے پاس سے گزرنا۔ (بٹی ہوئی رسی کی ایک لڑی دوسری کے پاس سے گزرتی ہے)۔ ﴿ وَ كَاَيِّنۡ مِّنۡ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ يَمُرُّوۡنَ عَلَيۡهَا وَ هُمۡ عَنۡهَا مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾ ﴾ (12/یوسف:105) ''اور نشانیوں میں سے کتنی ہی ہیں زمین اور آسمانوں میں کہ وہ لوگ گزرتے ہیں ان کے پاس سے اس حال میں کہ وہ لوگ ان سے اعراض کرنے والے ہوتے ہیں۔''

مَرَّةً: بار۔ دفعہ۔ مرتبہ۔ ﴿ اِنَّكُمۡ رَضِيۡتُمۡ بِالۡقُعُوۡدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ﴾ (9/التوبہ:83) ''بیشک تم لوگ راضی ہوئے بیٹھنے پر پہلی بار۔'' ﴿ اِنۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ سَبۡعِيۡنَ مَرَّةً فَلَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ ؕ ﴾ (9/التوبہ:80) ''اگر آپؐ استغفار کریں ان کے لیے ستر دفعہ تو بھی ہرگز معاف نہیں کرے گا اللہ ان کو۔'' ﴿ ثُمَّ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَهُمۡ فِىۡ كُلِّ مَرَّةٍ ﴾ (8/الانفال:56) ''پھر وہ لوگ توڑتے ہیں اپنا عہد ہر مرتبہ۔''

(استفعال) اِسۡتِمۡرَارًا: ہمیشگی چاہنا یعنی ہمیشہ ہونا۔ دائمی ہونا۔

مُسۡتَمِرٌّ: اسم الفاعل ہے۔ ہمیشہ ہونے والا۔ دائمی۔ ﴿ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ رِيۡحًا صَرۡصَرًا فِىۡ يَوۡمِ نَحۡسٍ مُّسۡتَمِرٍّ ۙ﴿۱۹﴾ ﴾ (54/القمر:19) ''بیشک ہم نے بھیجا ان پر ایک تیز آندھی کو ایک دائمی نحوست کے دن۔''

**م س ك**

(ض) مَسۡكًا: کسی سے متعلق ہونا۔ کسی سے چمٹنا۔

(ک) مَسَاكَةً: مشک کی خوشبو لگانا۔

مِسۡكٌ: اسم ذات ہے۔ مشک ﴿ خِتٰمُهٗ مِسۡكٌ ؕ ﴾ (83/المطففین:26) ''اس کی مہر مشک ہے۔''

(افعال) اِمۡسَاكًا: کسی چیز کو تھامنا۔ روکنا۔ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُمۡسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ﴾ (35/فاطر:41) ''یقیناً اللہ تھامے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو۔''

﴿ وَلَا تُمۡسِكُوۡهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعۡتَدُوۡا ۚ ﴾ (2/البقرہ:231) ''اور تم لوگ مت روکو ان کو تکلیف دیتے ہوئے کہ تم لوگ زیادتی کرو۔''

اَمۡسِكۡ: فعل امر ہے۔ تو تھام۔ تو روک۔ ﴿ فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ فَارِقُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ ﴾ (65/الطلاق:2) ''پھر جب وہ پہنچیں اپنی مدت کو تو تم لوگ تھامو ان کو بھلائی کے ساتھ یا جدا کرو ان کو بھلائی سے۔''

مُمۡسِكٌ: اسم الفاعل ہے۔ تھامنے والا۔ روکنے والا۔ ﴿ مَا يَفۡتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنۡ رَّحۡمَةٍ فَلَا مُمۡسِكَ لَهَا ۚ ﴾ (35/فاطر:2) ''جو کھولتا ہے اللہ لوگوں کے لیے اپنی کسی رحمت میں سے تو کوئی روکنے والا نہیں ہے اس کو۔''

(تفعیل) تَمۡسِيۡكًا: کثرت سے تھامنا یعنی مضبوطی سے تھامنا۔ مضبوطی سے پکڑنا۔ ﴿ وَالَّذِيۡنَ يُمَسِّكُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ ﴾ (7/الاعراف:170) ''اور جو لوگ مضبوطی سے تھامتے ہیں کتاب کو اور قائم رکھتے ہیں نماز کو۔''

(استفعال) اِسۡتِمۡسَاكًا: کسی سے چمٹنا چاہنا۔ چمٹ جانا۔ ﴿ فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَيُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰى ۚ ﴾ (2/البقرہ:256) ''تو جو انکار کرتا ہے طاغوت کا اور ایمان لاتا ہے اللہ پر تو وہ چمٹ گیا ہے انتہائی مضبوط رسی سے۔''

اِسۡتَمۡسِكۡ: فعل امر ہے۔ تو چمٹ جا۔ ﴿ فَاسۡتَمۡسِكۡ بِالَّذِىۡۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ ۚ ﴾ (43/الزخرف:43) ''پس آپؐ چمٹ جائیں اس سے جو وحی کیا گیا آپؐ کی طرف۔''

مُسۡتَمۡسِكٌ: اسم الفاعل ہے۔ چمٹ جانے والا۔ ﴿ اَمۡ اٰتَيۡنٰهُمۡ كِتٰبًا مِّنۡ قَبۡلِهٖ فَهُمۡ بِهٖ مُسۡتَمۡسِكُوۡنَ ﴿۲۱﴾ ﴾ (43/الزخرف:21) ''یا ہم نے دی ان کو کوئی کتاب اس سے پہلے تو وہ لوگ اس سے چمٹ جانے والے ہیں۔''

## س ر ح

(ف) سَرۡحًا: سرح کا درخت (ایک قسم کا بغیر کانٹے والا درخت) چرنے کے لیے اونٹ کو کھلا چھوڑنا۔ مویشی کو چرنے کے لیے چھوڑنا۔ ﴿ حِيۡنَ تُرِيۡحُوۡنَ وَحِيۡنَ تَسۡرَحُوۡنَ ﴿۶﴾ ﴾ (16/النحل:6) ''جب تم لوگ واپس لاتے ہو اور جب چرنے کے لیے چھوڑتے ہو۔''

سَرَاحٌ: اسم فعل ہے۔ چھوڑنا۔ آزاد کرنا۔ ﴿ وَاُسَرِّحۡكُنَّ سَرَاحًا جَمِيۡلًا ﴿۲۸﴾ ﴾ (33/الاحزاب:28) ''اور میں آزاد کروں تم سب کو، خوبصورت آزادی دینا۔''

(تفعیل) تَسۡرِيۡحًا: بالکل چھوڑنا۔ آزاد کرنا۔ بیوی کو طلاق دینا۔ اور آیت (33/الاحزاب:28) دیکھیں۔

سَرِّحۡ: فعل امر ہے۔ تو بالکل آزاد کر۔ طلاق دے۔ ﴿ اَوۡ سَرِّحُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ ۪ ﴾ (2/البقرہ:231) ''یا تم لوگ بالکل آزاد کرو ان کو بھلائی سے۔''

## ترکیب

اَلطَّلَاقُ مبتداء ہے اور مَرَّتٰنِ خبر ہے۔ اِمۡسَاكٌ اور تَسۡرِيۡحٌ مبتداء نکرہ ہیں، ان کی خبریں محذوف ہیں جو کہ جَائِزٌ ہو سکتی ہیں جبکہ بِمَعۡرُوۡفٍ اور بِاِحۡسَانٍ قائم مقام خبر ہیں۔ مِمَّا دراصل مِنۡ مَا ہے۔ تَاۡخُذُوۡا اور اٰتَيۡتُمُوۡا، دونوں کا مفعول مَا ہے جبکہ مَا کی تمیز ہونے کی وجہ سے شَيۡـًٔا منصوب ہے۔ اَنۡ کی وجہ سے يَخَافَانِ کا نون اعرابی گرا ہوا ہے۔

451

اَلَّا دراصل اَنْ لَا ہے۔ اس کے اَنْ کی وجہ سے یُقِیْمَانِ کا نون اعرابی گرا ہے۔ لَا تَعْتَدُوْا باب افتعال سے فعل نہی ہے اور جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے جبکہ یَتَعَدَّ باب تفعّل سے فعل مضارع میں واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اور یہ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے مجزوم ہوا ہے۔

ترجمہ

| اَلطَّلَاقُ | مَرَّتٰنِ ص | فَاِمْسَاكٌ | بِمَعْرُوْفٍ | اَوْ | تَسْرِيْحٌ | بِاِحْسَانٍ ط |
|---|---|---|---|---|---|---|
| طلاق | دو مرتبہ ہے | پھر تھامنا ہے | بھلائی سے | یا | آزاد کرنا ہے | خوبصورت انداز سے |

| وَلَا يَحِلُّ | لَكُمْ | اَنْ | تَاْخُذُوْا | مِمَّآ | اٰتَيْتُمُوْهُنَّ |
|---|---|---|---|---|---|
| اور حلال نہیں ہے | تمہارے لیے | کہ | تم لوگ لو | اس میں سے جو | تم لوگوں نے دیا ان کو |

| شَيْـًٔا | اِلَّآ اَنْ | يَّخَافَآ | اَلَّا يُقِيْمَا | حُدُوْدَ اللّٰهِ ط |
|---|---|---|---|---|
| کوئی چیز | سوائے اس کے کہ | وہ دونوں خوف کریں | کہ وہ قائم نہیں رکھیں گے | اللہ کی حدود کو |

| فَاِنْ | خِفْتُمْ | اَلَّا يُقِيْمَا | حُدُوْدَ اللّٰهِ لا |
|---|---|---|---|
| پس اگر | تم لوگ خوف کرو | کہ وہ دونوں قائم نہیں رکھیں گے | اللہ کی حدوں کو |

| فَلَا جُنَاحَ | عَلَيْهِمَا | فِيْمَا | افْتَدَتْ | بِهٖ ط |
|---|---|---|---|---|
| تو کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں | ان دونوں پر | اس میں | وہ خاتون خود کو چھڑائے | جس سے |

| تِلْكَ | حُدُوْدُ اللّٰهِ | فَلَا تَعْتَدُوْهَا ج | وَمَنْ | يَّتَعَدَّ |
|---|---|---|---|---|
| یہ | اللہ کی حدود ہیں | پس تم لوگ تجاوز مت کرو ان سے | اور جو | جانتے بوجھتے تجاوز کرتا ہے |

| حُدُوْدَ اللّٰهِ | فَاُولٰٓئِكَ | هُمُ الظّٰلِمُوْنَ |
|---|---|---|
| اللہ کی حدوں سے | تو وہ لوگ | ہی ظلم کرنے والے ہیں |

نوٹ۔1

اسلام سے پہلے کچھ لوگ اپنی بیوی کو طلاق دیتے تھے اور عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع کر لیتے تھے۔ اس کے بعد پھر طلاق دیتے رہتے اور رجوع کرتے رہتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ نہ تو اُس عورت کا گھر آباد ہوتا تھا اور نہ ہی وہ کسی اور جگہ نکاح کرنے کے لیے آزاد ہوتی تھی۔

اِس آیت میں شوہر کے اِس اختیار کو برقرار رکھا گیا ہے لیکن اسے محدود کر دیا گیا ہے۔ اپنی عائلی زندگی میں ایک شوہر اپنا یہ اختیار دو مرتبہ استعمال کر سکتا ہے۔ اس کے بعد اگر وہ تیسری مرتبہ طلاق دیتا ہے تو اس کا رجوع کرنے کا اختیار ختم ہو چکا ہے۔ اب عدت پوری ہونے کے بعد طلاق ہی ہو گی۔

نوٹ۔2

ایک عورت آپؐ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ میں اپنے خاوند سے ناخوش ہوں، اس کے یہاں رہنا نہیں چاہتی۔ آپؐ نے تحقیق کی تو عورت نے کہا کہ وہ میرے حقوق میں کوتاہی نہیں کرتا اور نہ اس کے اخلاق وتدوین پر مجھ کو اعتراض ہے لیکن مجھ کو اس سے منافرت طبعی ہے۔ آپؐ نے عورت سے مہر واپس کرایا اور زوج سے طلاق دلوادی۔ اس پر یہ آیت اُتری۔ (ترجمۂ شیخ الہندؒ)

451

مذکورہ شانِ نزول کا تعلق آیت کے اگلے حصے سے ہے۔شوہر کے طلاق دینے کے اختیار کو محدود کرتے ہوئے بتایا گیا کہ اگر اس کے نتیجے میں طلاق ہو تو شوہر کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنی دی ہوئی چیزوں میں سے کچھ بھی واپس لے اِلّا یہ کہ اگر دونوں کو خوف ہو کہ وہ ایک دوسرے سے بھلا سلوک نہ کر سکیں گے۔اس کا ایک مطلب یہ نکالنے کی گنجائش تھی کہ اگر شوہر اس خوف کا اظہار کرے اور کہے کہ اس لیے میں فلاں فلاں چیزیں واپس لے کر طلاق دیتا ہوں۔اس گنجائش کو ختم کرنے کے لیے آگے وضاحت کر دی گئی کہ مذکورہ استثنائی صورت کا تعلق بیوی کے خلع مانگنے سے ہے کہ اگر اس خوف کی بنیاد پر وہ کوئی چیز واپس کر کے خود کو آزاد کرانا چاہے تو ایسی صورت میں واپس لینے پر شوہر اور واپس کرنے پر بیوی پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

نوٹ۔3

طلاق اور خلع میں ایک فرق ہے۔شوہر اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے لیکن بیوی اپنے شوہر کو خلع نہیں دے سکتی بلکہ مانگ سکتی ہے۔ خلع کے متعلق فیصلہ کرنے کا اختیار شوہر کو نہیں دیا گیا بلکہ فَاِنْ خِفْتُمْ کی شرط لگا کر بتا دیا گیا کہ خلع کے متعلق فیصلہ خاندان، برادری یا معاشرے کا کوئی اجتماعی ادارہ کرے گا مثلاً پنچایت، قاضی یا عدالت وغیرہ۔

## (آیت نمبر230)

﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٠﴾﴾

ترکیب

طَلَّقَ کا فاعل اس میں ھُوَ کی ضمیر ہے جو شوہر کے لیے ہے اور ضمیر مفعولی ھَا بیوی کے لیے ہے۔تَحِلُّ کا فاعل اس میں ھِیَ کی ضمیر ہے جو طلاق شدہ بیوی کے لیے ہے اور لَهٗ میں ہٗ کی ضمیر شوہر کے لیے ہے۔تَنْكِحَ کا فاعل اس میں ھِیَ کی ضمیر ہے جو طلاق شدہ بیوی کے لیے ہی اور زَوْجًا اس کا مفعول ہے۔زَوْجًا کا بدل ہونے کی وجہ سے غَیْرَ منصوب ہی اور ہٗ کی ضمیر طلاق دینے والے شوہر کے لیے ہے۔اس کے بعد طَلَّقَ کا فاعل اس میں ھُوَ کی ضمیر ہے جو زَوْجًا کے لیے ہے۔عَلَيْهِمَا میں ھُمَا کی ضمیر بیوی اور اس کے پہلے شوہر کے لیے ہے۔یُبَیِّنُ کا فاعل اس میں ھُوَ کی ضمیر ہے جو اللہ کے لیے ہے اور اس کی ضمیر مفعولی ھَا، حُدُوْد کے لیے ہے۔لِقَوْمٍ نکرہ موصوفہ ہے۔

ترجمہ

| فَاِنْ | طَلَّقَهَا | فَلَا تَحِلُّ | لَهٗ | مِنْۢ بَعْدُ |
|---|---|---|---|---|
| پس اگر | وہ طلاق دیتا ہے اس کو | تو وہ حلال نہیں ہوگی | اس کے لیے | اس کے بعد |

| حَتّٰى | تَنْكِحَ | زَوْجًا | غَيْرَهٗ ؕ | فَاِنْ | طَلَّقَهَا |
|---|---|---|---|---|---|
| یہاں تک کہ | وہ عورت نکاح کرے | کسی شوہر سے | اس کے علاوہ | پھر اگر | وہ طلاق دے اس کو |

| فَلَا جُنَاحَ | عَلَيْهِمَآ | اَنْ | يَّتَرَاجَعَآ | اِنْ |
|---|---|---|---|---|
| تو کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں | ان دونوں پر | کہ | وہ دونوں باہم رجوع کریں | اگر |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ظَنَّآ | اَنْ يُّقِيْمَا | حُدُوْدَ اللّٰهِ | وَتِلْكَ | حُدُوْدُ اللّٰهِ 251 |
| ان دونوں کوخیال ہو | کہ وہ قائم رکھیں گے | اللہ کی حدوں کو | اور یہ | اللہ کی حدود ہیں |

| | | |
|---|---|---|
| يُبَيِّنُهَا | لِقَوْمٍ | يَّعْلَمُوْنَ |
| وہ واضح کرتا ہے ان کو | ایسے لوگوں کے لیے | جو علم رکھتے ہیں |

نوٹ۔1

آیت نمبر۔(2/البقرہ:221) ج میں مشرکوں سے نکاح کی ممانعت آئی تھی۔ وہاں مردوں کو منع کرنے کے لیے لفظ نَکَحَ ثلاثی مجرد سے آیا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ مشرکات سے نکاح مت کرو۔لیکن خواتین کی ممانعت کے لیے وہ لفظ باب افعال سے آیا، جس کا مطلب یہ تھا کہ مشرکوں کے نکاح میں مت دو۔اس سے معلوم ہوا کہ خواتین کے نکاح کے لیے ان کے ولی کی اجازت ضروری ہے۔ اس کی مزید وضاحت ایک حدیث سے ہوتی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی عورت نے نکاح کیا، اپنے ولی کی اجازت کے بغیر، تو اس کا نکاح باطل ہے، تو اس کا نکاح باطل ہے، تو اس کا نکاح باطل ہے۔(ابوداؤد، شریف۔کتاب النکاح)۔

آیت زیرِ مطالعہ میں طلاق شدہ خواتین کے نکاح کی بات ہورہی ہے۔یہاں پر لفظ نَکَحَ ثلاثی مجرد سے آیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عورت نکاح کرے۔اس سے معلوم ہوا کہ غیر شادی شدہ خواتین کے نکاح کے لیے ان کے ولی کی اجازت ضروری ہے لیکن مطلقہ خواتین کے لیے یہ ضروری نہیں ہے۔اسی پر بیوہ خواتین کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے۔واللہ اعلم

## (آیت نمبر:231)

﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۠ وَّ لَا
تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۡ وَّ اذْكُرُوْا
نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۲۳۱ ع﴾

ترکیب

اِذَا شرطیہ ہے۔طَلَّقْتُمْ سے اَجَلَهُنَّ تک شرط ہے اور فَاَمْسِكُوْا سے لِتَعْتَدُوْا تک جواب شرط ہے۔اسی طرح مَنْ بھی شرطیہ ہے اور آگے اس کی شرط اور جواب شرط ہے۔لَا تَتَّخِذُوْا کا مفعول اوّل اٰيٰتِ اللّٰهِ ہے اور هُزُوًا مفعول ثانی ہے۔ اَنْزَلَ اور يَعِظُكُمْ کے فاعل ان میں هُوَ کی ضمیریں ہیں جو اللہ کے لیے ہیں۔نِعْمَتَ اللّٰهِ کے بعد مَا اَنْزَلَ محذوف ہے مطلب ہوگا کہ اس نعمت کو یاد کرو جو اس سے تم پر اُتاری۔اور وَمَا میں مَا سے پہلے وَاذْكُرُوْا محذوف ہے مفہوم یہ ہوگا کہ یاد کرو جو اس نے اُتارا تم پر۔

ترجمہ

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| وَاِذَا | طَلَّقْتُمُ | النِّسَآءَ | فَبَلَغْنَ | اَجَلَهُنَّ | فَاَمْسِكُوْهُنَّ |
| اور جب بھی | تم لوگ طلاق دو | عورتوں کو | پھر وہ پہنچیں | اپنی مدت کو | تو تم لوگ تھامو ان کو |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| بِمَعْرُوْفٍ | اَوْ | سَرِّحُوْهُنَّ | بِمَعْرُوْفٍ ص | وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ | ضِرَارًا 451 |
| بھلائی سے | یا | آزاد کروان کو | بھلائی سے | اور تم لوگ مت تھاموان کو | تکلیف دیتے ہوئے |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| لِّتَعْتَدُوْا ج | وَمَنْ | يَّفْعَلْ ذٰلِكَ | فَقَدْ ظَلَمَ | نَفْسَهٗ ط | وَلَا تَتَّخِذُوْٓا |
| تاکہ زیادتی کرو | اور جو | یہ کرتا ہے | تو اس نے ظلم کیا ہے | اپنے آپ پر | اور تم لوگ مت بناؤ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اٰيٰتِ اللّٰهِ | هُزُوًا | وَّاذْكُرُوْا | نِعْمَتَ اللّٰهِ | عَلَيْكُمْ |
| اللہ کی آیات کو | مذاق (کا ذریعہ) | اور یاد کرو | اللہ کی نعمت کو | (جو اس نے اُتاری) تم لوگوں پر |

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَمَآ | اَنْزَلَ | عَلَيْكُمْ | مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ |
| اور (یاد کرو) اس کو جو | اس نے اُتارا | تم لوگوں پر | حکمت اور کتاب میں سے |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| يَعِظُكُمْ | بِهٖ ط | وَاتَّقُوا | اللّٰهَ | وَاعْلَمُوْٓا | اَنَّ اللّٰهَ |
| وہ نصیحت کرتا ہے تم لوگوں کو | جس سے | اور تم لوگ تقویٰ کرو | اللہ کا | اور جان لو | کہ اللہ |

| | |
|---|---|
| بِكُلِّ شَيْءٍ | عَلِيْمٌ |
| ہر چیز کو | ہر حال میں جاننے والا ہے |

## (آیت نمبر:232)

﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ ط ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ط وَ
اللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٢﴾﴾

ع ض ل

(ن) عَضْلًا روکنا۔ منع کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترجمہ

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| وَاِذَا | طَلَّقْتُمُ | النِّسَآءَ | فَبَلَغْنَ | اَجَلَهُنَّ | فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ |
| اور جب بھی | تم لوگ طلاق دو | عورتوں کو | پھر وہ پہنچیں | اپنی مدت کو | تو تم لوگ مت روکو ان کو |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اَنْ يَّنْكِحْنَ | اَزْوَاجَهُنَّ | اِذَا تَرَاضَوْا | بَيْنَهُمْ | بِالْمَعْرُوْفِ ط | ذٰلِكَ |
| کہ وہ نکاح کریں | اپنے شوہروں سے | جب وہ راضی ہوں | آپس میں | بھلائی سے | یہ ہے |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| يُوْعَظُ | بِهٖ | مَنْ | كَانَ مِنْكُمْ | يُؤْمِنُ | بِاللّٰهِ |
| نصیحت کی جاتی ہے | جس کی | اس کو جو | تم میں سے ہو | (کہ) ایمان رکھتا ہو | اللہ پر |

| 451 لَكُمْ | اَزْكٰى | ذٰلِكُمْ | وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط |
|---|---|---|---|
| تمہارے لیے | زیادہ پاک ہے (پھلنے پھولنے کی رکاوٹوں سے) | یہ | اور آخرت پر |

| وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ | وَاللّٰهُ يَعْلَمُ | وَاَطْهَرُ ط |
|---|---|---|
| اور تم لوگ نہیں جانتے | اور اللہ جانتا ہے | اور زیادہ پاک ہے (نجاستوں سے) |

نوٹ۔1

آیت نمبر۔ 231اور 232، دونوں میں الفاظ آئے ہیں فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ۔ دونوں کا ترجمہ ایک ہی ہے لیکن مفہوم میں فرق ہے۔ یہ فرق آگے جواب شرط سے واضح ہوتا ہے۔ آیت نمبر۔ 231 میں مفہوم یہ ہے کہ جب وہ اپنی مدت ختم ہونے کے قریب پہنچیں تو تم کو اختیار ہے کہ چاہے رجوع کرلو یا طلاق دے دو۔ آیت نمبر۔ 23 میں مفہوم یہ ہے کہ جب وہ اپنی مدت پوری کرلیں تو رجوع کرنے کا اختیار ختم ہو گیا اور وہ دوسری جگہ نکاح کرنے کے لیے آزاد ہو گئیں۔ اس لیے اب ان کے نکاح میں ان کے لیے مشکلات پیدا مت کرو۔

نوٹ۔2

آیت نمبر۔ 229 میں الفاظ آئے ہیں اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ (طلاق دو مرتبہ ہے)۔ اس کے بعد آیت نمبر۔ 230 میں بات کا آغاز فَاِنْ (پھر اگر) کے الفاظ سے ہوا ہے۔ اس سے اگلی دو آیتوں میں بات کا آغاز وَاِذَا (اور جب بھی/کبھی بھی) کے الفاظ سے ہوا ہے۔ اس فرق سے پوری طرح واضح ہو جاتا ہے کہ آیت نمبر۔ 230 میں تیسری طلاق کی بات ہوئی ہے اور اس کے متعلق حکم دیا گیا ہے۔

نوٹ۔3

اِن آیات یعنی آیات 229 تا 232 کے مطالعہ سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کے لیے ایک ضابطہ اور طریقہ کار کا تعین کیا ہے۔ اسے حدود اللہ قرار دے کر تاکید کی ہے کہ اس سے تجاوز مت کرو اور اللہ کی آیات کو مذاق مت بناؤ۔ اتنے واضح احکام اور ہدایات کے بعد بھی اگر کوئی شخص بیک وقت تین طلاق دیتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا مجرم اور گنہگار ہے۔ اور ساتھ ہی اس کی بیوی اس سے تین طلاقوں کے ساتھ آزاد ہو گئی۔ اب رجوع کی کوئی صورت باقی نہیں رہی۔ ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آدمی کے متعلق خبر دی گئی جس نے اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاقیں دی تھیں۔ آپؐ غصہ ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کیا اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیل کیا جاتا ہے حالانکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں'' (معارف القرآن)۔ حضرت عمرؓ سے یہاں تک ثابت ہے کہ جو شخص بیک وقت اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیتا تھا، آپؓ اس کو درّے لگاتے تھے (تفہیم القرآن)

مذکورہ ثبوت کے علی الرغم ہم لوگ ایسے شخص کو برا بھلا بھی نہیں کہتے۔ اُلٹا اس کی حمایت کرتے ہیں۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو سزا مقرر کی تھی اس سے اس کو بچانے کے لیے چور دروازے تلاش کرتے ہیں۔ یہ ایک معمہ ہے جو میری سمجھ سے بالاتر ہے۔

نوٹ۔4

اصول یہ ہے کہ اگر کسی نکاح میں وقت کا ذکر ہو تو وہ نکاح فاسد ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ میں پندرہ دن کے لیے نکاح کرتا ہوں تو اس کا نکاح فاسد ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ میں ایک ہزار سال کے لیے نکاح کرتا ہوں، تو اس

کا مطلب یہی ہے کہ وہ پوری زندگی کے لیے نکاح کر رہا ہے۔ لیکن چونکہ اس میں بھی وقت کا ذکر ہے اس لیے یہ نکاح بھی فاسد ہے۔

اسی اصول کے تحت اگر کسی کے لیے اس کی مطلقہ بیوی کو حلال کرانے کے لیے اس کا دوسرا نکاح کرادیا جائے جس میں یہ طے ہو کہ وہ اسے طلاق دے گا، تو یہ نکاح، نکاح نہیں بلکہ محض ایک بدکاری ہوگی اور اس طرح وہ عورت اپنے سابق شوہر کے لیے حلال نہیں ہوگی۔ متعدد صحابہ کرامؓ کی متفقہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے حلالہ کرانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (تفہیم القرآن)۔

ہم لوگ مذکورہ اصول کو بھی تسلیم کرتے ہیں اور معلقہ احادیث کو بھی مانتے ہیں۔ اس کے باوجود ہم ایسے حلالے کا فتویٰ بھی دیتے ہیں اور اعانت بھی کرتے ہیں جس کے کرنے اور کرانے والے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ یہ دوسرا معمہ ہے جو میری سمجھ سے بالاتر ہے۔

آیت نمبر۔ 230 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس نے اپنی حدود کو ان لوگوں کے لیے واضح کیا ہے جو علم رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود کہا جاتا ہے کہ یہ ساری خرابی عوام الناس کی جہالت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ تیسرا معمہ ہے۔

**نوٹ۔5** بیک وقت تین طلاقوں کو گناہ سمجھنے اور اس پر غضب فرمانے کے باوجود نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے قطعی اور غیر رجعی طلاق کے طور پر نافذ فرماتے تھے۔ اگر کوئی کہتا کہ میری نیت تین طلاق کی نہیں بلکہ ایک طلاق کی تھی، تو آپؐ سے حلف اُٹھوانے والے کی بات مان کر اسے ایک طلاق قرار دیتے تھے (معارف القرآن)۔

## (آیت نمبر:233)

﴿وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۭ وَعَلَي الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِھَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۤ وَعَلَي الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۭ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۲۳۳﴾

**ر ض ع**

(ف) رَضَاعَةً: بچے کا دودھ پینا۔

مَرْضَعٌ: ج مَرَاضِعُ۔ دودھ پینے کی جگہ۔ ﴿وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ﴾ (28/القصص:12) ”اور ہم نے حرام کیا انؑ پر دودھ پینے کی جگہوں کو اس سے پہلے۔“

(افعال) اِرْضَاعًا: بچے کو دودھ پلانا۔ آیت زیر مطالعہ۔

اَرْضِعِيْ: فعل امر ہے۔ تو دودھ پلا۔ ﴿وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ﴾ (28/القصص:7) ”اور ہم نے وحی کی موسیٰؑ کی والدہ کی طرف کہ آپ دودھ پلائیں انؑ کو۔“

مُرْضِعَةٌ: اسم الفاعل ہے۔ دودھ پلانے والی۔ ﴿يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ﴾ (22/الحج:2) ”جس دن تم لوگ دیکھو گے اس کو کہ بھول جائے گی ہر دودھ پلانے والی اس کو جسے اس نے دودھ پلایا۔“

(استفعال) اِسْتِرْضَاعًا: بچے کو کسی سے دودھ پلوانا۔آیت زیرِ مطالعہ۔

451

## ک س و

(ن) کَسْوًا: کسی کو کچھ پہنانا۔لباس پہنانا۔﴿ فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ﴾(23/المؤمنون:14)''پھر ہم نے پہنایا ہڈیوں کو گوشت۔''

اُكْسُ: فعلِ امر ہے۔تو پہنا۔﴿ وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ ﴾ (4/النساء:5)''اور تم لوگ کھلاؤ ان کو اس میں سے اور پہناؤ ان کو۔''

كِسْوَةٌ: اسم ذات ہے۔پہنانے کی چیز۔لباس۔آیت زیرِ مطالعہ۔

## ک ل ف

(س) كَلَفًا: (۱) چہرے پر سُرخی اور مٹیالا پن چھانا۔چھائیاں ہونا۔(۲) مشقت پر آمادہ ہونا۔

(تفعیل) تَكْلِيْفًا: کسی کو مشقت میں ڈالنا۔کسی کام کا پابند کرنا۔تکلیف دینا۔آیت زیرِ مطالعہ۔

(تفعّل) تَكَلُّفًا: خود کو مشقت میں ڈالا۔بے دلی سے کام کرنا۔بناوٹ کرنا۔دکھاوا کرنا۔

مُتَكَلِّفٌ: اسم الفاعل ہے۔ بناوٹ کرنے والا۔ دکھاوا کرنے والا۔ ﴿ وَ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝۸۶﴾ (38/صٓ:86)''اور میں دکھاوا کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔''

## و ر ث

(ح) وِرْثًا: کسی چیز کا مالک بننا۔میت کے ترکے کا مالک بننا۔وارث بننا۔﴿ لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ﴾(4/النساء:19)''حلال نہیں ہوتا تم لوگوں کے لیے کہ تم لوگ مالک بنو عورتوں کے زبردستی۔'' ﴿ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ ﴾ (27/النمل:16)''اور وارث ہوئے سلیمانؑ، داؤدؑ کے۔''

وَارِثٌ: ج وَارِثُوْنَ اور وَرَثَةٌ۔ اسم الفاعل ہے۔مالک بننے والا۔وارث بننے والا۔﴿ وَنَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵ۙ﴾ (28/القصص:5)''اور یہ کہ ہم بنائیں ان کو پیشوا اور ہم بنائیں ان کو مالک ہونے والے۔'' ﴿ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝۸۵ۙ﴾ (26/الشعراء:85)''اور تو بنا مجھ کو ہمیشہ سرسبز رہنے والے باغ کے مالک بننے والوں میں سے۔''

مِيْرَاثٌ: مِفْعَالٌ کے وزن پر اسم الآلہ ہے۔وارث بننے کا ذریعہ یعنی ترکہ۔﴿ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ﴾(3/آل عمران:180)''اور اللہ کے لیے ہی ہے زمین اور آسمانوں کا ترکہ۔''

تُرَاثٌ: اسم ذات ہے۔میت کا چھوڑا ہوا مال۔﴿ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۝۱۹ۙ﴾ (89/الفجر:19)''اور تم لوگ کھاتے ہو میت کا مال، سمیٹ کر کھانا۔''

(افعال) اِيْرَاثًا: کسی کو مالک بنانا۔وارث بنانا۔﴿ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝۶۳﴾ (19/مریم:63)''یہ باغ وہ ہے جس کا ہم مالک بنائیں گے اپنے بندوں میں سے اس کو جو صاحبِ تقویٰ تھا۔''

## ف ص ل

(ض) فَصْلًا: دو چیزوں کے درمیان دوری کرنا۔حق اور باطل کے درمیان فرق کرنا۔فیصلہ کرنا۔﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ﴾(22/الحج:17)''بیشک اللہ فیصلہ کرے گا ان کے مابین قیامت کے دن۔''

(ن) فُصُوْلًا: شہر سے نکلنا۔روانہ ہونا۔﴿ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ﴾ (2/البقرہ:249)''پھر جب روانہ ہوا طالوت لشکروں کے ساتھ۔''

451

**فَاصِلٌ** اسم الفاعل ہے۔فیصلہ کرنے والا۔﴿ وَھُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴾ (6/الانعام:57)’’اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔‘‘

**فَصِيْلَةٌ** فصیل کا مؤنث ہے۔گھر کی چہار دیواری۔پھر گھر میں رہنے والوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔کنبہ۔گھرانہ۔﴿ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ﴾ (70/المعارج:13)’’اور اپنے گھرانے کو جس میں وہ رہتا تھا۔‘‘

**فَصْلٌ** اسم ذات ہے۔فیصلہ۔﴿ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴾ (37/الصافات:21) ’’یہ فیصلے کا دن ہے جس کو تم لوگ جھٹلایا کرتے تھے۔‘‘

(تفعیل) **تَفْصِيْلًا** کسی چیز کے اجزاء کو الگ الگ کرنا۔کھول کھول کر بیان کرنا۔تفصیل سے بتانا۔﴿ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴾ (7/الاعراف:174)’’اور اس طرح ہم کھول کھول کر بتاتے ہیں آیتوں کو شاید کہ وہ لوٹ آئیں۔‘‘

**مُفَصَّلٌ** اسم المفعول ہے۔تفصیل سے بتایا ہوا۔الگ الگ کیا ہوا۔﴿ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ﴾ (6/الانعام:114)’’وہ ہے جس نے اُتارا تم لوگوں کی طرف کتاب کو، الگ الگ کی ہوئی حالت میں۔‘‘

(مفاعلہ) **فِصَالًا** کسی کو شراکت سے الگ کرنا۔بچے کا دودھ چھڑانا۔آیت زیرِ مطالعہ۔

**ش و ر**

(ن) **شَوْرًا** (۱) چھتے سے شہد نکالنا۔کسی چیز کا جوہر نکالنا۔(۲) گھوڑے کی صلاحیت معلوم کرنے کے لیے اس پر سواری کرنا۔کسی کا تعارف حاصل کرنا۔

(افعال) **اِشَارَةً** کسی کا تعارف کرانا۔اشارہ کرنا۔﴿ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ﴾ (19/مریم:29)’’تو انہوں نے اشارہ کیا ان کی طرف۔‘‘

(مفاعلہ) **مُشَاوَرَةً** کسی کے دماغ سے اس کی رائے نکالنا۔رائے لینا۔مشورہ لینا۔رائے معلوم کرنا۔

**شَاوِرْ** فعل امر ہے۔تو رائے لے۔﴿ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ﴾ (3/آل عمران:159)’’آپؐ رائے لیں ان سے فیصلے میں۔‘‘

(تفاعل) **تَشَاوُرًا** ایک دوسرے سے رائے لینا۔باہم مشورہ کرنا۔آیت زیرِ مطالعہ۔

**شُوْرٰى** اسم فعل ہے۔باہم مشورہ کرنا۔﴿ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ﴾ (42/الشوریٰ:38)’’اور ان لوگوں کا کام آپس میں مشورہ کرنا ہے۔‘‘

## ترکیب

**يُرْضِعْنَ** کا فاعل اس میں **هُنَّ** کی ضمیر ہے جو **اَلْوَالِدٰتُ** کے لیے ہے۔**اَوْلَادَهُنَّ** کا مفعول ہے اور **حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ** ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔**رِزْقُهُنَّ** **وَكِسْوَتُهُنَّ** مبتداء مؤخر ہیں۔ان میں **هُنَّ** کی ضمیر **اَلْوَالِدٰتُ** کے لیے ہے۔ان کی خبر محذوف ہے جو **وَاجِبٌ** ہو سکتی ہے۔**عَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ** قائم مقام خبر مقدم ہے اور **بِالْمَعْرُوْفِ** متعلق خبر ہے۔**تُكَلَّفُ** باب تفعیل کا مضارع مجہول ہے اور یہ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔**نَفْسٌ** اس کا نائب فاعل ہے جبکہ اس کا مفعول ثانی محذوف ہے جو **شَيْـًٔا** ہو سکتا ہے اور اس کا مستثنیٰ **وُسْعَهَا** ہے۔

**لَا تُضَآرَّ** باب مفاعلہ کا مضارع مجزوم ہے لیکن یہ مضارع معروف اور مجہول دونوں کا فعل نہی بنتا ہے،اس لیے دونوں ترجموں کی گنجائش ہے اور یہاں دونوں ہی مراد ہیں۔**وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ** میں **وَلَا** کے بعد **يُضَآرَّ** محذوف ہے اور اس کے بھی دونوں ترجمے مراد ہیں۔زیادہ تر مجہول کا ترجمہ کیا گیا ہے اس لیے دوسرا پہلو واضح کرنے کے لیے ہم معروف کا ترجمہ دیں گے۔**اٰتَيْتُمْ** کا ایک مفعول **مَا** ہے اور دوسرا مفعول **هُنَّ** محذوف ہے۔**اِذَا** شرطیہ کی وجہ سے **اٰتَيْتُمْ** کا ترجمہ حال میں ہوگا۔

ترجمہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَالْوَالِدٰتُ | يُرْضِعْنَ | اَوْلَادَهُنَّ | حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ | 451لِمَنْ |
| اور بچہ جننے والیاں | دودھ پلائیں گی | اپنے بچوں کو | کامل دو سال | اس کے لیے جو |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اَرَادَ | اَنْ يُّتِمَّ | الرَّضَاعَةَ ؕ | وَعَلَى | الْمَوْلُوْدِ | لَهٗ |
| چاہتا ہے | کہ وہ پورا کرے | بچے کے دودھ پینے کو | اور اس پر ہے | بچہ جنا گیا | جس کے لیے |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| رِزْقُهُنَّ | وَكِسْوَتُهُنَّ | بِالْمَعْرُوْفِ ؕ | لَا تُكَلَّفُ | نَفْسٌ | اِلَّا |
| ان کی خوراک | اور ان کا لباس | بھلائی سے | پابند نہیں کیا جاتا | کسی جان کو | مگر |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وُسْعَهَا ۚ | لَا تُضَآرَّ | وَالِدَةٌۢ | بِوَلَدِهَا | وَلَا |
| اس کی وسعت کو | اور دکھ نہ دے | کوئی والدہ (کسی کو) | اپنے بچے کے ذریعے | اور نہ ہی (دکھ دے) |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مَوْلُوْدٌ لَّهٗ | بِوَلَدِهٖ ۗ | وَعَلَى الْوَارِثِ | مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ | فَاِنْ اَرَادَا |
| کوئی والد (کسی کو) | اپنے بچے کے ذریعے | اور وارث پر (واجب) ہے | اس کی مانند | پھر اگر دونوں چاہیں |

| | | | |
|---|---|---|---|
| فِصَالًا | عَنْ تَرَاضٍ | مِّنْهُمَا | وَتَشَاوُرٍ |
| بچے کا دودھ چھڑانا | باہمی رضامندی سے | ان دونوں میں | اور باہمی مشورے سے |

| | | | |
|---|---|---|---|
| فَلَا جُنَاحَ | عَلَيْهِمَا ؕ | وَاِنْ اَرَدْتُّمْ | اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا |
| تو کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے | ان دونوں پر | اور اگر تم لوگ چاہو | کہ کسی (اور) سے دودھ پلواؤ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَوْلَادَكُمْ | فَلَا جُنَاحَ | عَلَيْكُمْ | اِذَا | سَلَّمْتُمْ |
| اپنے بچوں کو | تو کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے | تم لوگوں پر | جب (بشرطیکہ) | تم لوگ حوالے کردو |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| مَّآ | اٰتَيْتُمْ | بِالْمَعْرُوْفِ ؕ | وَاتَّقُوا اللّٰهَ | وَاعْلَمُوْٓا | اَنَّ اللّٰهَ |
| اس کی جو | تم نے دینا ہے | دستور کے مطابق | اور تم لوگ تقویٰ کرو اللہ کا | اور جان لو | کہ اللہ |

| | | |
|---|---|---|
| بِمَا | تَعْمَلُوْنَ | بَصِيْرٌ |
| اس کو جو | تم لوگ کرتے ہو | دیکھنے والا |

## آیت نمبر (234)

﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا
بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾﴾

4451

| و ذ ر |
|---|

(ف)

وَذْرًا: کسی چیز کو چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ ﴿ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴾ (37/الصافات:125)''کیاتم لوگ پکارتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو بہترین پیدا کرنے والے کو۔''

ذَرْ: فعل امر ہے۔ تو چھوڑ۔ ﴿ وَ قَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴾ (9/التوبہ:86)''اور انہوں نے کہا تو چھوڑ ہم کو تو ہم ہوجائیں بیٹھنے والوں کے ساتھ۔''

| خ ب ر |
|---|

(ف)

خَبْرًا: کسی چیز کے متعلق معلومات حاصل کرنا۔ آگاہ ہونا۔

خَبَرٌ: ج اَخْبَارٌ۔ اسم ذات ہے۔ آگاہی۔ خبر۔ معلومات۔ ﴿ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ ﴾ (27/النمل:7)''بیشک میں دیکھتا ہوں آگ کو میں آؤں گا تم لوگوں کے پاس اس کی کسی آگاہی کے ساتھ۔'' ﴿ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ ﴾ (9/التوبہ:94)''ہم کو بتا دیا ہے اللہ نے تمہاری خبروں میں سے۔''

خَبِيْرٌ: فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ ہمیشہ اور ہر حال میں آگاہ۔ باخبر۔ آیت زیر مطالعہ۔

خُبْرٌ: اسم ذات ہے۔ تجربہ۔ علم۔ ﴿ وَ كَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴾ (18/الکہف:68)''اور آپؑ کیسے ثابت قدم رہیں گے اس پر، آپؑ نے احاطہ نہیں کیا جس کا، بطور علم کے۔''

| ترکیب |
|---|

يُتَوَفَّوْنَ باب تفعّل سے مضارع مجہول ہے۔ اس کا نائب فاعل اس میں هُمْ کی ضمیر ہے جو اَلَّذِيْنَ کے لیے ہے۔ يَذَرُوْنَ کا فاعل اس میں هُمْ کی ضمیر ہے اور یہ بھی اَلَّذِيْنَ کے لیے ہے۔ اَزْوَاجًا اس کا مفعول ہے۔ يَتَرَبَّصْنَ کا فاعل اس میں هُنَّ کی ضمیر ہے جو اَزْوَاجًا کے لیے ہے۔ اَرْبَعَةَ مضاف ہے اور ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ عَشْرًا کے بعد لَيَالٍ (راتیں) محذوف ہے۔ یہ دراصل عَشْرَ لَيَالٍ تھا۔ لَيَالٍ محذوف ہوا تو عَشْرَ مضاف نہیں رہا اس لیے عَشْرًا آیا ہے۔ اگر یہاں دن مراد ہوتے تو یہ عَشْرَةَ اَيَّامٍ بنتا پھر اَيَّامٍ محذوف کرنے سے عَشْرَةً آتا۔

| ترجمہ |
|---|

| وَالَّذِيْنَ | يُتَوَفَّوْنَ | مِنْكُمْ | وَيَذَرُوْنَ | اَزْوَاجًا |
|---|---|---|---|---|
| اور وہ لوگ جن کو | موت دی جاتی ہے | تم میں سے | اور وہ لوگ چھوڑتے ہیں | بیویوں کو |

| يَّتَرَبَّصْنَ | بِاَنْفُسِهِنَّ | اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ | وَّعَشْرًا ۚ | فَاِذَا |
|---|---|---|---|---|
| وہ انتظار کریں گی | اپنے نفس کے ساتھ | چار مہینے | اور دس (راتیں) | پھر جب |

| بَلَغْنَ | اَجَلَهُنَّ | فَلَا جُنَاحَ | عَلَيْكُمْ | فِيْمَا | فَعَلْنَ | فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وہ پہنچیں | اپنی مدت کو | تو کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے | تم لوگوں پر | اس میں جو | وہ کریں | اپنے لیے |

| بِالْمَعْرُوْفِ ؕ | وَاللّٰهُ | بِمَا | تَعْمَلُوْنَ | خَبِيْرٌ |
|---|---|---|---|---|
| بھلائی سے | اور اللہ | اس سے جو | تم لوگ کرتے ہو | آگاہ ہے |

## آیت نمبر (235)

451

﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ
سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى
يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾﴾

| خ ط ب |
|---|

(ن) خَطْبًا: (۱) کسی کو صحیح صورتحال سے آگاہ کرنا۔ وعظ کرنا۔ تقریر کرنا۔ (۲) منگنی کا پیغام دینا۔ منگنی کرنا۔

خَطْبٌ: صورتحال۔ حال۔ مدعا۔ مطلب۔ ﴿فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾﴾ (15/الحجر:57) ''تم لوگوں کا کیا اہم کام ہے اے بھیجے ہوئے لوگوں یعنی فرشتو۔''

خِطْبَةٌ: رشتہ کا پیغام۔ آیت زیر مطالعہ۔

(مفاعلہ) مُخَاطَبَةً اور خِطَابًا: کسی کو اپنی طرف متوجہ کر کے گفتگو کرنا۔ خطاب کرنا۔ ﴿وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ﴾ (11/ھود:37) ''اور تم گفتگو مت کرنا مجھ سے ان کے لیے جنھوں نے ظلم کیا۔''

خِطَابٌ: اسم ذات بھی ہے۔ گفتگو، خطاب۔ ﴿وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾﴾ (38/صٓ:23) ''اور وہ حاوی ہوا مجھ پر گفتگو میں۔''

| ک ن ن |
|---|

(ن) كَنًّا: کسی چیز کو کسی چیز میں چھپانا۔ ڈھانکنا۔ محفوظ کرنا۔

مَكْنُوْنٌ: اسم المفعول ہے۔ چھپایا ہوا۔ محفوظ کیا ہوا ﴿كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾﴾ (37/الصافات:49) ''جیسے کہ وہ ہوں محفوظ کیے ہوئے انڈے۔''

كِنَانٌ: ج اَكِنَّةٌ۔ وہ چیز جس میں چھپایا جائے۔ غلاف۔ پردہ۔ ﴿وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ﴾ (41/حٰمٓ السجدۃ:5) ''انھوں نے کہا ہمارے دل غلافوں میں ہیں۔''

كِنٌّ: ج اَكْنَانٌ۔ جس میں انسان خود کو چھپائے۔ کمرے کے اندر کوٹھڑی۔ غار۔ ﴿وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا﴾ (16/النحل:81) ''اور اس نے بنایا تمہارے لیے پہاڑوں میں غار۔''

(افعال) اِكْنَانًا: کسی بات کو دل میں چھپانا۔ آیت زیر مطالعہ۔

| ع ق د |
|---|

(ض) عَقْدًا: (۱) کسی چیز کو باندھنا۔ گرہ لگانا۔ (۲) کسی چیز کو پکا کرنا۔ مضبوط کرنا جیسے وعدہ یا سودا وغیرہ (متعدی)۔ (۳) پکا یا مضبوط ہونا (لازم)۔ ﴿وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ﴾ (4/النساء:33) ''اور وہ لوگ جن سے پکی ہوئی تمہاری قسمیں تو ان کو دو ان کا حصہ۔''

عُقْدَةٌ: ج عُقَدٌ۔ اسم ذات ہے۔ گرہ۔ آیت زیر مطالعہ اور ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿۴﴾﴾ (113/الفلق:4) ''اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔''

عَقْدٌ: ج عُقُوْدٌ۔ اسم ذات ہے۔ عہد۔ پیمان۔ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ﴾ (5/المائدہ:1) ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم لوگ پورا کرو عہدوں کو۔''

(تفعیل) تَعۡقِیۡدًا بار بار پکا کرنا۔ خوب مضبوط کرنا۔ ﴿یُؤَاخِذُکُمۡ بِمَا عَقَّدۡتُّمُ الۡاَیۡمَانَ ۚ﴾ (5/ المآئدہ:89) ”وہ پکڑے گا تم کو اس پر جو تم نے پکا کیا قسموں کو۔“

**ترکیب**

عَرَّضۡتُمۡ بِهٖ میں ہ کی ضمیر فِیۡمَا کے لیے ہے۔ مِنۡ خِطۡبَةِ النِّسَآءِ میں مِنۡ بیانیہ ہے جو فِیۡمَا کی وضاحت کررہا ہے۔ خِطۡبَةِ مضاف ہے اور اس کا مضاف الیہ اَلنِّسَآءِ، اِس پر لام تعریف لگا ہوا ہے جو گزشتہ آیت کے لفظ اَزۡوَاجًا کے لیے ہے۔ لَا تُوَاعِدُوۡا کا مفعول هُنَّ کی ضمیر ہے جبکہ سِرًّا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

**ترجمہ**

| وَلَا جُنَاحَ | عَلَیۡکُمۡ | فِیۡمَا | عَرَّضۡتُمۡ | بِهٖ | مِنۡ خِطۡبَةِ النِّسَآءِ |
|---|---|---|---|---|---|
| اور کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے | تم لوگوں پر | اس میں | تم لوگ اشارۃً پیش کرو | جس کو | ان خواتین کے رشتہ کے پیغام میں سے |

| اَوۡ اَکۡنَنۡتُمۡ | فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ ؕ | عَلِمَ اللّٰهُ | اَنَّکُمۡ | سَتَذۡکُرُوۡنَهُنَّ | وَلٰکِنۡ |
|---|---|---|---|---|---|
| یا تم لوگ چھپاؤ | اپنے جی میں | اللہ نے جانا | کہ تم لوگ | تذکرہ کروگے ان کا | اور لیکن |

| لَّا تُوَاعِدُوۡهُنَّ | سِرًّا | اِلَّاۤ اَنۡ | تَقُوۡلُوۡا | قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ؕ |
|---|---|---|---|---|
| تم لوگ معاہدہ مت کرو ان سے | چوری چھپے | سوائے اس کے کہ | تم لوگ کہو | دستور کے مطابق کوئی بات |

| وَلَا تَعۡزِمُوۡا | عُقۡدَةَ النِّکَاحِ | حَتّٰی | یَبۡلُغَ | الۡکِتٰبُ | اَجَلَهٗ ؕ | وَاعۡلَمُوۡۤا |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اور پختہ ارادہ مت کرو | نکاح کی گرہ کا | یہاں تک کہ | پہنچے | قانون | اپنی مدت کو | اور تم لوگ جان لو |

| اَنَّ اللّٰهَ | یَعۡلَمُ | مَا | فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ | فَاحۡذَرُوۡهُ ۚ | وَاعۡلَمُوۡۤا |
|---|---|---|---|---|---|
| کہ اللہ | جانتا ہے | اس کو جو | تمہارے نفسوں میں ہے | پس تم لوگ بچو اس سے | اور جان لو |

| اَنَّ اللّٰهَ | غَفُوۡرٌ | حَلِیۡمٌ |
|---|---|---|
| کہ اللہ | بے انتہا بخشنے والا ہے | ہر حال میں بردبار ہے |

## آیت نمبر (236)

﴿لَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ اِنۡ طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمۡ تَمَسُّوۡهُنَّ اَوۡ تَفۡرِضُوۡا لَهُنَّ فَرِیۡضَةً ۚۖ وَّ مَتِّعُوۡهُنَّ ۚ عَلَی الۡمُوۡسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَی الۡمُقۡتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۚ حَقًّا عَلَی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۲۳۶﴾﴾

**ق ت ر**

(ن) قَتۡرًا خرچ میں تنگی کرنا۔ ﴿وَالَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَنۡفَقُوۡا لَمۡ یُسۡرِفُوۡا وَلَمۡ یَقۡتُرُوۡا﴾ (25/ الفرقان:67) ”اور وہ لوگ جو جب بھی خرچ کرتے ہیں تو بے جا خرچ نہیں کرتے اور نہ خرچ میں تنگی کرتے ہیں۔“

قَتُوۡرٌ فَعُوۡلٌ کے وزن پر مبالغہ ہے۔ خرچ میں بہت زیادہ تنگی کرنے والا۔ کنجوس۔ بخیل۔

﴿وَ كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝١٠٠﴾ (17/بنی اسرائیل:100) ''اور انسان کنجوس ہے۔''

451

قَتْرًا — کسی چیز کی بو پھیلنا۔ آگ کا دھواں دینا۔

(س) قَتَرٌ — اسم ذات ہے۔ دھواں۔ سیاہی۔ ﴿وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ﴾ (10/یونس:26) ''اور نہیں چھائے گی ان کے چہروں پر کوئی سیاہی اور نہ ہی کوئی ذلت۔''

(افعال) اِقْتَارًا — مال کا کم ہو جانا۔

مُقْتِرٌ — اسم الفاعل ہے۔ مال میں کم ہونے والا۔ تنگ دست۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

**ترکیب**

مَالَمْ کا مَا ظرفیہ ہے۔ اَوْتَفْرِضُوْا میں اَوْ کے بعد مَالَمْ محذوف ہے اس لیے فعل تَفْرِضُوْا مجزوم آیا ہے۔ عَلَى الْمُوْسِعِ سے پہلے اس کا مبتداء تَمْتِيْعٌ اور خبر وَاجِبٌ محذوف ہے۔ مَتَاعًا اور حَقًّا خبر محذوف وَاجِبٌ کا حال ہے۔

**ترجمہ**

| لَاجُنَاحَ | عَلَيْكُمْ | اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ | مَا | لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ | اَوْ | تَفْرِضُوْا |
|---|---|---|---|---|---|---|
| کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے | تم لوگوں پر | اگر تم لوگ طلاق دو عورتوں کو | جبکہ | تم نے چھوا نہیں ان کو | یا | (جبکہ نہیں) فرض کیا |

| لَهُنَّ | فَرِيْضَةً ۖۚ | وَّ مَتِّعُوْهُنَّ ۚ | عَلَى الْمُوْسِعِ |
|---|---|---|---|
| ان کے لیے | کوئی واجب (مہر) | اور تم لوگ سامان دو ان کو | (سامان دینا واجب ہے) فراخ دست پر |

| قَدَرُهٗ | وَعَلَى الْمُقْتِرِ | قَدَرُهٗ ۚ | مَتَاعًا |
|---|---|---|---|
| اس کے اندازے سے | اور تنگ دست پر | اس کے اندازے سے | سامان ہوتے ہوئے |

| بِالْمَعْرُوْفِ ۚ | حَقًّا | عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ |
|---|---|---|
| دستور کے مطابق | حق ہوتے ہوئے | احسان کرنے والوں پر |

## آیت نمبر (237)

﴿وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٢٣٧﴾

**ترکیب**

وَقَدْ فَرَضْتُمْ کا واو حالیہ ہے۔ فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ میں نِصْفُ مضاف ہے، مَا اس کا مضاف الیہ ہے اور یہ پورا فقرہ مبتداء ہے۔ اس کی خبر وَاجِبٌ اور متعلق خبر عَلَيْكُمْ محذوف ہے۔ يَعْفُوْنَ جمع مذکر غائب اور جمع مؤنث غائب کے صیغوں میں ہم شکل ہو جاتا ہے۔ یہاں چونکہ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ میں اَنْ کی وجہ سے نون اعرابی نہیں گرا، اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ جمع مؤنث غائب ہے۔ اَوْ يَعْفُوَا دراصل واحد مذکر غائب کا صیغہ يَعْفُوْا ہے جو اِلَّآ اَنْ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہو کر يَعْفُوَ ہوا ہے اور اس کے آگے الف لکھنا قرآن کا مخصوص املاء ہے۔ اس کی وجہ سے اس کو تثنیہ کا

صیغہ ماننا ممکن نہیں ہے کیونکہ آگے اَلَّذِیْ واحد آیا ہے۔ جبکہ وَاَنْ تَعْفُوْٓا جمع مذکر مخاطب ہے کیونکہ اَنْ کی وجہ سے نون اعرابی گرا ہوا ہے۔

ترجمہ

| وَاِنْ | طَلَّقْتُمُوْهُنَّ | مِنْ قَبْلِ | اَنْ | تَمَسُّوْهُنَّ | وَ |
|---|---|---|---|---|---|
| اور اگر | تم لوگ طلاق دو ان کو | اس سے پہلے | کہ | تم نے چھوا ان کو | اس حال میں کہ |

| قَدْ فَرَضْتُمْ | لَهُنَّ | فَرِيْضَةً | فَنِصْفُ مَا | فَرَضْتُمْ |
|---|---|---|---|---|
| تم فرض کر چکے تھے | ان کے لیے | کوئی واجب (مہر) | تو اس کا آدھا ہے جو | تم نے فرض کیا (واجب ہے تم پر) |

| اِلَّآ اَنْ | يَّعْفُوْنَ | اَوْ | يَعْفُوَا | الَّذِيْ بِيَدِهٖ | عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ |
|---|---|---|---|---|---|
| سوائے اس کے کہ | وہ خواتین معاف کریں | یا (یہ کہ) | وہ شخص معاف کر دے | وہ جس کے ہاتھ میں | نکاح کی گرہ ہے |

| وَاَنْ | تَعْفُوْٓا | اَقْرَبُ | لِلتَّقْوٰى ؕ | وَلَا تَنْسَوُا |
|---|---|---|---|---|
| اور یہ کہ | تمہارا معاف کر دینا | زیادہ قریب ہے | تقویٰ سے | اور تم لوگ مت بھولو |

| الْفَضْلَ | بَيْنَكُمْ ؕ | اِنَّ اللّٰهَ | بِمَا | تَعْمَلُوْنَ | بَصِيْرٌ |
|---|---|---|---|---|---|
| فضل کو | آپس میں | یقیناً اللہ | اس کو جو | تم لوگ کرتے ہو | ہر حال میں دیکھنے والا |

نوٹ۔1

تَمَسُّوْهُنَّ سے پہلے طلاق دینے کا پاکستانی اصطلاح میں مطلب ہے رُخصتی سے پہلے طلاق دینا۔ اس میں دو امکانات ہیں۔ ایک یہ کہ نکاح کے وقت مہر طے نہیں ہوا تھا اور رُخصتی سے پہلے طلاق ہو گئی۔ اس کے لیے ہدایت گزشتہ آیت میں ہے۔ دوسرے یہ کہ نکاح کے وقت مہر طے ہوا تھا پھر رُخصتی سے پہلے طلاق ہوئی۔ اس کے لیے ہدایت آیت زیرِ مطالعہ میں۔

## آیت نمبر (238)

﴿ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿٢٣٨﴾ ﴾

ح ف ظ

(س) حِفْظًا: کسی چیز کو ضائع ہونے یا رائیگاں جانے سے بچانا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ متعدد معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ (۱) حفاظت کرنا۔ (۲) نگرانی کرنا۔ (۳) یاد کرنا۔ ﴿ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ ﴾ (13/ الرعد: 11) ''وہ لوگ نگہبانی کرتے ہیں اس کی اللہ کے حکم سے۔''

اِحْفَظْ: فعل امر ہے۔ تو حفاظت کر۔ نگہبانی کر۔ ﴿ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ؕ ﴾ (5/ المآئدہ: 89) ''اور تم لوگ حفاظت کرو اپنی قسموں کی۔''

حَفِيْظٌ: فَعِيْلٌ کا وزن ہے۔ ہمیشہ اور ہر حال میں (۱) حفاظت یا نگرانی کرنے والا۔ (۲) محفوظ کرنے والا۔ ﴿ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿١٠٤﴾ ﴾ (6/ الانعام: 104) ''اور میں نہیں ہوں تم لوگوں کی نگہبانی کرنے والا'' ﴿ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ﴿٤﴾ ﴾ (50/ قٓ: 4) ''اور ہمارے پاس ایک محفوظ کرنے والی کتاب ہے۔''

**حَافِظٌ** فَاعِلٌ کے وزن پر اسم الفاعل ہے۔ حفاظت کرنے والا۔ نگرانی کرنے والا۔ 451 ﴿ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ ﴾ (15/ الحجر: 9) ''اور بیشک ہم اس کی لازماً حفاظت کرنے والے ہیں۔''

**مَحْفُوْظٌ** مَفْعُوْلٌ کے وزن پر اسم المفعول ہے۔ حفاظت کیا ہوا۔ ﴿ وَ جَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ﴾ (21/ الانبیاء: 32) ''ہم نے بنایا آسمان کو ایک حفاظت کی ہوئی چھت۔''

**حَفَظَةٌ** صفت ہے۔ نگہبان۔ نگران۔ ﴿ وَ يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ﴾ (6/ الانعام: 61) ''اور وہ بھیجتا ہے تم لوگوں پر ایک نگہبان۔''

(مفاعلہ) **مُحَافَظَةٌ** کسی چیز کی مسلسل نگہبانی کرنا یعنی کسی کام پر ہیشگی اختیار کرنا۔ ﴿ وَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ ﴾ (6/ الانعام: 92) ''اور وہ لوگ اپنی نمازوں پر ہیشگی اختیار کرتے ہیں۔''

**حَافِظْ** فعل امر ہے۔ تو مسلسل نگرانی کر۔ تو ہیشگی اختیار کر۔ آیت زیر مطالعہ۔

(استفعال) **اِسْتِحْفَاظًا** کسی چیز کی حفاظت چاہنا۔ ﴿ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ ﴾ (5/ المآئدہ: 44) ''جس کے سبب سے حفاظت چاہی گئی اللہ کی کتاب میں سے۔''

**ترکیب**

اَلصَّلٰوتِ پر عطف ہونے کی وجہ سے الصَّلٰوةِ مجرور ہوا ہے۔ اَلْوُسْطٰى اس کی صفت ہے لیکن مبنی ہونے کی وجہ سے اس میں تبدیلی نہیں ہوئی قٰنِتِيْنَ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

**ترجمہ**

| حٰفِظُوْا | عَلَى الصَّلَوٰتِ | وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ق | وَقُوْمُوْا |
|---|---|---|---|
| تم لوگ ہیشگی اختیار کرو | نمازوں پر | اور (مسلسل نگرانی کرو) درمیانی نماز کی | اور کھڑے ہو |

| لِلّٰهِ | قٰنِتِيْنَ |
|---|---|
| اللہ کے لیے | فرمانبردار ہوتے ہوئے |

## آیت نمبر (239)

﴿ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾

**ر ج ل**

(ن) **رَجْلًا** ٹانگ پر مارنا۔

(س) **رَجَلًا** پیدل چلنا۔

**رِجْلٌ** ج اَرْجُلٌ۔ اسم ذات ہے۔ ٹانگ۔ پیر۔ ﴿ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ﴾ (38/ ص: 42) ''آپؑ ٹھوکر ماریں اپنے پیر سے۔'' ﴿ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ﴾ (7/ الاعراف: 195) ''کیا ان کی ٹانگیں ہیں، وہ لوگ چلتے ہیں جس سے۔''

**رَجُلٌ** ج رِجَالٌ۔ اسم ذات ہے۔ مرد، آدمی۔ ﴿ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝ ﴾ (11/ ھود: 78) ''کیا تم لوگوں میں کوئی نیک چلن مرد نہیں ہے۔'' ﴿ وَ نَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا ﴾ (7/ الاعراف: 48) ''اور پکارا اعراف کے لوگوں نے کچھ مردوں کو۔''

**رَاجِلٌ** ج رِجَالٌ اور رَجِلٌ!۔ اسم الفاعل ہے۔ پیدل چلنے والا۔ پیادہ۔ رَاجِلٌ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا۔ رِجَالٌ آیت زیرِ مطالعہ میں آیا ہے۔ ﴿وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ﴾ (17/بنی اسرائیل:64)''اور تو لے آان پر اپنے سواروں کو اور اپنے پیادوں کو۔''

| ر | ک | ب |
|---|---|---|

(س) **مَرْكَبًا** کسی چیز پر چڑھنا۔ سوار ہونا۔ ﴿فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ﴾ (29/العنکبوت:65)''پھر جب وہ لوگ سوار ہوتے ہیں کشتی پر تو وہ پکارتے ہیں اللہ کو۔''

**اِرْكَبْ** فعل امر ہے۔ تو چڑھ۔ تو سوار ہو۔ ﴿يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا﴾ (11/ھود:42)''اے میرے بچے! تو سوار ہو ہمارے ساتھ۔''

**رَاكِبٌ** ج رَكْبٌ۔ رَكُوْبٌ۔ رُكْبَانٌ۔ فَاعِلٌ ك ے وزن پر اسم الفاعل ہے۔ سوار ہونے والا۔ سوار۔ رَاكِبٌ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا۔ ﴿وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ﴾ (8/الانفال:42)''اور سواروں کا دستہ تم سے اُترائی میں۔'' ﴿فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾﴾ (36/یٰس:72)''تو بعض ان کی سواریاں ہیں اور بعض وہ کھاتے ہیں۔''۔ رُكْبَانٌ آیت زیرِ مطالعہ میں آیا ہے۔

**رِكَابٌ** سوار کے پیر رکھنے کی جگہ۔ رِکاب۔ سواری کا اُونٹ۔ ﴿فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ﴾ (59/الحشر:6)''تو تم نے نہیں دوڑایا اس پر کوئی گھوڑا اور نہ ہی کوئی اونٹ۔''

(تفعیل) **تَرْكِيْبًا** ایک پر دوسری چیز رکھنا۔ ترتیب سے رکھنا۔ کسی کو ترتیب دینا۔ ﴿فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾ ؕ﴾ (82/الانفطار:8)''جیسی صورت میں اس نے چاہا، اس نے ترتیب دیا تجھ کو۔''

(تفاعل) **تَرَاكُبًا** باہم ایک دوسرے پر چڑھنا۔ ایک دوسرے میں گتھ جانا۔

**مُتَرَاكِبٌ** اسم الفاعل ہے۔ ایک دوسرے میں گھتنے والا۔ ﴿نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ﴾ (6/الانعام:99)''ہم نکالتے ہیں اس سے کچھ دانے باہم گھتے ہوئے۔''

## ترکیب

خِفْتُمْ کا مفعول محذوف ہے۔ رِجَالًا اور رُكْبَانًا دونوں حال ہیں اس لیے منصوب ہیں۔ ان کا فعل فَصَلُّوْا محذوف ہے۔ عَلَّمَكُمْ میں عَلَّمَ کا فاعل اس میں ھُوَ کی ضمیر ہے جو اللہ کے لیے ہے۔ مَالَمْ میں مَا مفعول مقدم ہے تَعْلَمُوْنَ کا۔

## ترجمہ

| فَاِنْ خِفْتُمْ | فَرِجَالًا | اَوْ رُكْبَانًا ۚ |
|---|---|---|
| پھر اگر تمہیں خوف ہو (کسی چیز کا) | تو (نماز پڑھو) پیدل چلتے ہوئے | یا سواری کرتے ہوئے |

| فَاِذَآ اَمِنْتُمْ | فَاذْكُرُوا اللّٰهَ | كَمَا | عَلَّمَكُمْ |
|---|---|---|---|
| پھر جب تم لوگ امن میں ہو | تو یاد کرو اللہ کو | اس طرح جیسے | اس نے سکھایا تم لوگوں کو |

| مَّا | لَمْ تَكُوْنُوْا | تَعْلَمُوْنَ |
|---|---|---|
| جس کو | تم لوگ نہیں تھے | جانتے |

**نوٹ۔1**

گزشتہ آیت میں نماز میں ہمیشگی اختیار کرنے کے حکم کے دو پہلو ہیں۔ایک یہ کہ ہر نماز کو اس کے مقررہ وقت پر ادا کرنا۔اور دوسرے یہ کہ ہر نماز کو حضورِ قلبی کے ساتھ ادا کرنا۔ہمیں حکم ہے کہ ان دونوں پہلوؤں سے ہم ہمیشہ ہر نماز کی حفاظت کریں۔

**نوٹ۔2**

کلمہ طیبہ دینِ اسلام کا پہلا رکن ہے۔اس کا اقرار کرنے کے بعد انسان پر اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہر حکم پر عمل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔لیکن ان میں سے چار فرائض کی اہمیت زیادہ ہے۔اس لیے نماز۔روزہ۔زکوٰۃ اور حج کو ارکانِ دین کا درجہ حاصل ہے۔اب نوٹ کریں کہ ان میں بھی روزہ۔زکوٰۃ اور حج ایسے ارکان ہیں جن میں کچھ استثناء بھی ہیں۔لیکن نماز وہ واحد رُکن ہے جس کا کوئی استثناء نہیں ہے۔

آیت زیرِ مطالعہ میں فَاِنْ خِفْتُمْ کے مفعول کو محذوف کر کے اسے عمومیت دی گئی اور حکم دیا گیا کہ خواہ کیسے بھی حالات ہوں، نماز بہر حال پڑھنی ہے، بیٹھ کر، لیٹ کر، چلتے ہوئے، سواری کرتے ہوئے، جیسے بھی بن پڑے نماز پڑھو۔خوف کی انتہائی حالتِ جنگ ہے۔اس میں بھی استثناء نہیں ہے۔اس وقت نماز پڑھنے کا طریقہ آیت نمبر۔(4/النساء:102) میں بتایا گیا ہے۔

**نوٹ۔3**

آیت نمبر (1/الفاتحہ:3) کے نوٹ۔2 میں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کی صفات و کمال اور آخرت کے تصور تک انسان کی عقل از خود رسائی حاصل کر سکتی ہے۔اب نوٹ کر لیں کہ تفصیلات کے لیے انسان کی عقل اس کی راہنمائی نہیں کر سکتی۔اس کے لیے وہ علمِ وحی کا محتاج ہے۔آیت زیرِ مطالعہ اس کی ایک مثال ہے۔

**نوٹ۔4**

شادی، بیاہ اور طلاق وغیرہ کے مسائل کے درمیان میں نماز کا ذکر کرنے کا مقصد ہمیں یہ یاد دلانا ہے کہ نماز کے بے شمار فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کی مشق انسان میں خدا ترسی کا جذبہ اور دوسروں کو ان کے حق سے زیادہ دینے کا حوصلہ پیدا کرتی ہے۔

## آیت نمبر (240)

﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٤٠﴾

**ترکیب**

وَصِيَّةً مفعول مطلق ہے اور اس کا فعل يُوْصُوْنَ محذوف ہے۔مَتَاعًا کی نصب وَصِيَّةً کا بدل ہونے کی وجہ سے ہے۔جبکہ غَيْرَ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

**ترجمہ**

| وَالَّذِيْنَ | يُتَوَفَّوْنَ | مِنْكُمْ | وَيَذَرُوْنَ | اَزْوَاجًا |
|---|---|---|---|---|
| اور وہ لوگ جن کو | موت دی جاتی ہے | تم میں سے | اور وہ لوگ چھوڑتے ہیں | بیویوں کو |

| وَّصِيَّةً | لِّاَزْوَاجِهِمْ | مَّتَاعًا | اِلَى الْحَوْلِ |
|---|---|---|---|
| (اور کر جاتے ہیں) کوئی وصیت | اپنی بیویوں کے لیے | (یعنی) کچھ برتنے کا سامان | ایک سال تک |

| غَيْرَ اِخْرَاجٍ | فَاِنْ | خَرَجْنَ | فَلَا جُنَاحَ | عَلَيْكُمْ |
|---|---|---|---|---|
| نکالنے کے بغیر (گھر سے) | پھر اگر | وہ نکلتی ہیں | تو کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے | تم لوگوں پر |

| فِيْ مَا | فَعَلْنَ | فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ | مِنْ مَّعْرُوْفٍ | وَاللّٰهُ | عَزِيْزٌ |
|---|---|---|---|---|---|
| اس میں جو | وہ کرتی ہیں | اپنے بارے میں | بھلائی میں سے | اور اللہ | بالادست ہے |

| حَكِيْمٌ |
|---|
| حکمت والا ہے |

## آیت نمبر (241)

﴿ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝۲۴۱ ﴾

**ترکیب**

مُطَلَّقٰتِ اسم المفعول ہے اور یہ قائم مقام خبر مقدم ہے۔ مَتَاعٌ مبتداء مؤخر نکرہ ہے اور اس کی خبر محذوف ہے۔ بِالْمَعْرُوْفِ متعلق خبر ہے۔

**ترجمہ**

| وَلِلْمُطَلَّقٰتِ | مَتَاعٌۢ | بِالْمَعْرُوْفِ | حَقًّا |
|---|---|---|---|
| اور طلاق دی ہوئی خواتین کے لیے | کچھ برتنے کا سامان (دینا) ہے | دستور کے مطابق | حق ہوتے ہوئے |

| عَلَى الْمُتَّقِيْنَ |
|---|
| تقویٰ کرنے والوں پر |

## آیت نمبر (242)

﴿ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۲۴۲ ع ﴾

**ترجمہ**

| كَذٰلِكَ | يُبَيِّنُ | اللّٰهُ | لَكُمْ | اٰيٰتِهٖ | لَعَلَّكُمْ |
|---|---|---|---|---|---|
| اس طرح | واضح کرتا ہے | اللہ | تمہارے لیے | اپنی نشانیوں (یعنی ہدایات) کو | شاید کہ تم لوگ |

| تَعْقِلُوْنَ |
|---|
| عقل (استعمال) کرو |